44021 ـ استغفار اور روزہ رکھ کر سال کا اختتام کرنا

سوال

اسلامی سال ہجری ختم ہونے کے قریب ہو تو موبائل پر میسج آنا شروع ہو جاتے ہیں کہ اعمال کا دفتر سال ختم ہونے پر لپیٹ دیا جائیگا، اور سال کا اختتام استغفار اور روزہ رکھ کر کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے؛ اس طرح کے میسج کا حکم کیا ہے، اور کیا سال کے آخری دن اگر سوموار یا جمعرات بن جائے تو کیا روزہ رکھنا سنت ہو گا یا بدعت ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سنت مطہرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بندوں کے اعمال روزانہ دو بار اٹھائے جاتے ہیں، ایك بار رات کے وقت اور ایك بار دن کے وقت.

صحیح مسلم میں ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر پانچ کلمات کے ساتھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی سوتا نہیں، اور سونا اس کے شایان شان ہی نہیں، وہ ترازو کو نیچا کرتا ہے اسے اونچا بھی وہی کرتا ہے، اور رات کے اعمال دن سے قبل اس کی جانب چڑھتے ہیں، اور دن کے عمل رات سے قبل "

صحیح مسلم حدیث نمبر (179).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حفظہ فرشتے رات ختم ہونے کے بعد دن کے شروع میں اعمال لے کر اوپر جاتے ہیں، اور دن کے اعمال دن ختم ہونے کے بعد رات کی ابتدا میں لے کر اوپر جاتے ہیں.

اور بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں، اور نماز فجر اور نماز عصر میں وہ جمع ہوتے ہیں، پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات بسر کی ہوتی ہے وہ اوپر جاتے ہیں تو اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ؟

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (555) صحیح مسلم حدیث نمبر (632).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ دن کے آخر میں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں، جو شخص اس وقت اطاعت و فرمانبرداری کی حالت میں ہوگا اس کی روزی اور عمل میں برکت کی جائیگی, واللہ اعلم.

اور اس پر ان دونوں (نماز فجر اور نماز عصر) کی پابندی اور اہتمام کی حکمت کا امر ظاہر ہوتا ہے " انتہی

اور سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ پورے ہفتے میں بھی دو بار اللہ تعالی کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لوگوں کے اعمال ہر جمعہ میں سوموار اور جمعرات کے دن دو بار اللہ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، تو ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے، صرف اس شخص کو نہیں جس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان کوئی ناراضگی اور دشمنی ہو، کہا جاتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دو حتی کہ وہ صلح کر لیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2565).

سنت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ہر سال شعبان کے مہینہ میں سارے اعمال اللہ کی جانب اٹھائے جاتے ہیں.

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ شعبان میں اتنے روزے رکھتے ہیں جتنے کسی اور مہینہ میں نہیں رکھتے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رجب اور رمضان كے درميان يہ مہينہ وہ ہے جس ميں لوگ غافل رہتے ہيں، اور اس ماہ ميں اعمال رب العالمين كى جانب اٹھائے جاتے ہيں، اس ليے ميں پسند كرتا ہوں كہ جب ميرے عمل اٹھائے جائيں تو ميں روزے سے ہوں "

سنن نسائى حديث نمبر (2357) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

ان نصوص كا خلاصہ يہ ہوا كہ: بندوں كے اعمال اللہ تعالى كے سامنے پيش كرنے كى تين قسميں ہيں:

- روزانہ پيش كيے جانے والے اعمال، اور يہ دن ميں دو بار پيش كيے جاتے ہيں.

- ہفتہ وار پيش كيے جانے والے اعمال اور يہ سوموار اور جمعرات كو پيش كيے جاتے ہيں.

- سالانہ پيش كيے جانے والے اعمال، اور يہ صرف ايك بار شعبان ميں پيش كيے جاتے ہيں.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سال بھر كے اعمال شعبان ميں اٹھائے جاتے ہيں جيسا كہ صادق المصدوق نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے بتايا ہے، اور ہفتہ بھر كے اعمال سوموار اور جمعرات كو اٹھائے جاتے ہيں، اور دن كے اعمال رات سے قبل دن كے آخر ميں اٹھائے جاتے ہيں، اور رات كے اعمال دن سے قبل رات كے آخر ميں اٹھائے جاتے ہيں، اور رات و دن ميں اعمال كا اٹھايا جانا سال بھر كے اعمال سے خاص ہے، اور جب عمر ختم ہو جاتى ہے تو پورى عمر كے اعمال اٹھائے جاتے ہيں اور رجسٹر و صحيفہ لپيٹ كر بند كر ديا جاتا ہے " انتہى مختصرا

ماخوذ از: حاشيہ سنن ابو داود.

اللہ تعالى كے سامنے اعمال پيش كيے جانے والى احاديث اعمال پيش كيے جانے كے اوقات ميں اطاعت و فرمانبردارى زيادہ كرنے كى ترغيب پر دلالت كرتى ہيں كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا شعبان كے روزے كے متعلق فرمان ہے:

" ميں پسند كرتا ہوں كہ جب ميرے اعمال اٹھائے جائيں تو ميں روزے سے ہوں "

اور سنن ترمذى ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سوموار اور جمعرات كے دن اعمال پيش كيے جاتے ہيں تو ميں پسند كرتا ہوں كہ ميرے عمل پيش كيے جائيں تو ميں روزہ سے ہوں "

سنن ترمذی حديث نمبر (747) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغليل (949) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ابن رجب رحمہ اللہ نے لطائف المعارف ميں بيان كيا ہے كہ جمعرات كے روز ايك تابعی اور ان كی بيوی دونوں مل كر ايك دوسرے سے روتے كہ آج ہمارے اعمال اللہ عزوجل كے سامنے پيش ہو رہے ہيں "

اوپر جو كچھ ہم نے بيان كيا ہے اس سے واضح ہوتا ہے كہ سال كے اختتام كو اور سال كے ابتداء كو رجسٹر بند كرنے اور اللہ كے سامنے اعمال پيش ہونے ميں كوئی دخل نہيں، بلكہ اعمال پيش كرنے كی وہ اقسام ہيں جن كی طرف ہم اشارہ كر چكے ہيں.

اور نصوص ميں اس كے دوسرے اوقات بھی محدد كيے گئے ہيں اور نصوص اس پر بھی دلالت كرتی ہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا طريقہ يہ تھا ان اوقات ميں آپ زيادہ اطاعت و فرمانبرداری كيا كرتے تھے.

شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سال كے آخر ميں سال كے اختتام كی ياد دہانی كرانے كے متعلق كہتے ہيں:

" اس كی كوئی دليل اور اصل نہيں اور سال كے اختتام كی كسی معين عبادت مثلا روزے وغيرہ كے ساتھ تخصيص كرنا بدعت ہے " انتہی.

رہا سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھنا تو اس كے متعلق گزارش ہے كہ اگر كسی شخص كی عادت ہو كہ وہ سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھتا ہو كيونكہ اس دن روزہ ركھنے كی ترغيب دلائی گئی ہے، اور يہ دن سال كے اختتام كے موافق ہو تو عادت كے مطابق روزہ ركھنے ميں كوئی ممانعت نہيں اسے منع نہيں كيا جائيگا، چاہے يہ دن سال كی ابتدا كے موافق ہو يا اختتام كے موافق، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ اس موافقت كی بنا پر روزہ نہ ركھے، يا اس گمان سے روزہ نہ ركھے كہ اس مناسبت سے روزہ ركھنے ميں كوئی خاص فضيلت ہے.

واللہ اعلم .